امّت کا اتفاق

خلاصۃ المہنّد علی المفنّد

عَقائد عُلماءِ اہلسُنّت دیوبند

مصنفہ

فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

باہتمام مولوی شیر محمد صاحب خطیب مسجد قطب مینار مہرولی

ناشر احقر محمد یٰسین مقام گولپوری ضلع گوڑگانوہ

Tel : 624 08 26

MAHIR AMLIYAT

SHAIKH ABDULALI AZAMI

ANSARI MOHALLA R. NO. 308/309.
NEAR KHOJA JAMAT KHANA, V.P.RD;
ANDHERI (W), BOMBAY-400 058.

شاهی کتب خانه

وی پی روڈ، نزد خوجہ جماعت خانہ، انصاری محلہ، دکان نمبر ۳۰۸/۳۰۹

اندھیری (ویسٹ) بمبئی ۵۸

فہرست مضامین

عقیدہ ۱-۲، شد رحال سے متعلق سوال اور اس کا جواب ۸
وہ حصہ جو زمین سے لگا حضورؐ کا ۹
عقیدہ ۳-۴، توسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والاولیاء والصالحین ۹
عقیدہ ۵، حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عقیدہ ۶، حضورؐ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کے سلام پڑھنا قبر اطہر کے پاس دعا کرنا ۱۰
عقیدہ ۷، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف بھیجنا
عقیدہ ۸، حضورؐ کی قبر کی زیارت کو جائے تو منہ حضورؐ کے چہرے کی طرف کرے۔ ۱۸
عقیدہ ۹، حضورؐ قبر اطہر میں خصوصیت کے ساتھ باحیات ہیں۔ ۲۰
عقیدہ ۱۰، حضورؐ جس طرح دنیا میں زندہ رہے، اسی طرح برزخ میں زندہ ہیں۔ ۲۱
عقیدہ ۱۱، صوفیہ کرام کے اشغال اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور ان سے فیوض حاصل کرنا ۲۲
عقیدہ ۱۲، ۸/۹/۱۰، چاروں اماموں کی تقلید کا حکم
عقیدہ ۱۳، قادیانیوں کے بارے میں اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ۔ ۲۳
عقیدہ ۱۴، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بڑے بھائی کے برابر سمجھنا (نعوذ باللہ منہ)
عقیدہ ۱۵، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوقات میں سب سے زیادہ علم کا عطا ہونا
عقیدہ ۱۶، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ۲۴
عقیدہ ۱۷، شیطان ملعون کے علم سے متعلق براہین قاطعہ کی عبارت پر شبہ کا جواب
عقیدہ ۱۸، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے ذکر کا محبوب و مستحب ہونا ۲۵
عقیدہ ۱۹، آنحضرتؐ کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا۔
عقیدہ ۲۰، آنحضرتؐ کا خواب بھی وحی تھا۔ ۲۶
عقیدہ ۲۱، آنحضرتؐ آگے سے بھی دیکھتے تھے اور پیچھے سے بھی دیکھتے تھے ۲۶
عقیدہ ۲۲، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے افضل ہونا ۲۷
عقیدہ ۲۳، عبدالوہاب نجدی کیسا تھا۔
عقیدہ ۲۴، بزرگوں کی قبروں سے روحانی فیض پہونچنا۔ ۲۸
عقیدہ ۲۵، حق تعالیٰ شانہ کے کلام میں کذب کا وہم کرنے والا بھی کافر ہے ۲۹

تصدیق مفتی محمد شفیع صاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

رسالہ "عقائد علماء دیوبند" مصنفہ عزیز محترم مولانا عبد الشکور صاحب کا کچھ ابتدائی حصہ احقر نے دیکھا۔ میں اگرچہ طبعاً اس کو پسند نہیں کرتا، کہ عقائد علمائے دیوبند کے عنوان سے کوئی کتاب لکھی جائے۔ جس سے ناواقفوں کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ان کے عقائد کچھ مخصوص ہیں۔ حالانکہ علماء دیوبند کے عقائد تمام اہل السنت والجماعت کے مسلمہ عقائد ہیں۔ اس لئے بے کم و کاست ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کتب عقائد اہل السنۃ والجماعت کو دیکھ لیجئے۔ جو عقائد ان تمام کتابوں میں صراحت کے ساتھ مذکور ہیں، علماءِ دیوبند انہیں عقائد کے زبردست حامل اور ان کے خلاف کرنے والوں کی تردید میں پیش پیش ہیں۔

لیکن چونکہ ایک خاص طبقہ نے عقائد اہل السنت والجماعت کو صرف علمائے دیوبند کی طرف منسوب کر کے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لیئے اگر اسی نام سے اہل السنت والجماعت کے عقائد کو پیش کیا جائے تو شکوک و شبہات میں پڑھنے والوں کے لیئے نافع ہوگا۔

عزیز محترم مولانا عبد الشکور صاحب نے اسی کا اہتمام کر کے الحمد للہ ایک عوامی ضرورت کو پورا فرمایا۔ اللہ تعالے جزائے خیر عطا فرمائیں اور رسالہ کو نافع و مفید بنائیں۔

بندہ محمد شفیع دار العلوم کراچی ۱۴
۱۲/۸/۸۵ھ

مقدمہ قاری محمد طیب صاحب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ بِسَطَوَاتِہٖ نَصَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَالَ کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَطَعَ کَیْدَ الْخَائِنِیْنَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُفَرِّقِ فِرَقِ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ وَمُشَتِّتِ جُیُوْشِ بُغَاۃِ الْقُرْاٰنِ وَالشَّیْطَانِ - وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا - مَا تَعَاقَبَ النَّیِّرَانِ وَتَضَادَّ الْکُفْرُ وَالْاِیْمَانُ

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ ..... !

گزارش آنکہ عرصہ سے بعض احباب کا یہ اصرار اور تقاضہ تھا کہ اکابر علماء دیوبند کے جو عقائد، جو درحقیقت تمام اہل سنت والجماعت کے مسلم عقائد ہیں، ان کی متفرق کتب "المہند" وغیرہ میں مفصل اور مبسوط طریقہ پر لکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اس وقت کے مناسب حال بعض اہم اور ضروری عقائد کا انتخاب کر کے ان کو مختصر طریقہ پر ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ کیونکہ اس زمانہ میں عقائد اکابر سے عوام تو کیا، اکثر نئے علماء اور طلبہ کرام بھی ناواقف ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ان کے نزدیک "دیوبندیت" صرف بریلویت کی تردید اور اس کی نقیض کا ہی نام رہ گیا ہے۔ اس کے سوا ان کو کچھ خبر نہیں کہ اکابر کا مسلک کیا ہے۔

اس وجہ سے یہ چند عقائد "المہند" وغیرہ کتب سے انتخاب کر کے جمع کر دیئے گئے ہیں اور چونکہ اس میں اختصار اور ناظرین کی سہولت مدِ نظر ہے۔ اسلئے "المہند" میں سے ایسے عقائد کو نظرانداز کر دیا گیا ہے، جو مشکل اور دقیق تھے یا زیادہ وضاحت طلب تھے، البتہ باقتضاء ضرورت وقت بعض ایسے عقائد کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ جو "المہند" کے علاوہ اکابر کی دوسری کتابوں میں مذکور ہیں اور بعض عقائد کے دلائل کی طرف بھی حسب اقتضاء زمانۂ حال مختصر طور پر اشارہ کر دیا گیا ہے۔ اس مختصر مجموعہ کا نام "عقائد اہل السنۃ والجماعۃ" معروف بہ "عقائد علماء دیوبند" تجویز کیا گیا ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے اور روشن صداقت ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہما حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ، کے علمی خاندان کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور ۱۸۵۷ء کے بعد یہ دونوں حضرات ہند وپاک میں اس خاندان کے جائز طور پر علمی وارث قرار پائے اور بدعات کو مٹانے اور سنتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کی خدمت انہی کے مقدس ہاتھوں میں دی گئی، جس کو دارالعلوم دیوبند نے بحمد اللہ پورا کیا اور بمصداق وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا

ہندوستان ہی میں نہیں، بلکہ روم وشام، عرب وعراق، کابل وقندھار، بخارا وخراسان، چین وتبت وغیرہ، دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کا فیض جاری اور عام ہے۔ اس قبولِ عام اور نفع عظیم نیز احیاء سنت اور اماتت بدعت کو دیکھ کر بعض "بدعت پسند حضرات" سے رہا نہ گیا اور وہ "علماءِ دیوبند" سے متنفر کرنے اور ان کو

بدنام کرنے کے لیے طرح طرح کے غلط عقائد اور نظریات کا الزام ان پر لگانا شروع کر دیا۔

"بدعت پسند حضرات" کی اس کارروائی کی خبر جب بعض علماء مدینہ منورہ زادہم اللہ شرفا، کو ہوئی تو انہوں نے چھبیس سوالات حضرات علماء دیوبند کی خدمت میں لکھ کر بھیجے اور ان کے جوابات طلب کئے۔ چنانچہ فخر العلماء و المتکلمین، شیخ المحدثین۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور قدس سرہٗ، نے ان سوالات کے جوابات عربی میں تحریر فرمائے۔ اور ان کو اس وقت کے اکابر علماءِ دیوبند (جن میں خصوصیت سے شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحبؒ، حضرت مولانا احمد حسن صاحب امروہیؒ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ، حکیم الامت۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلویؒ قابلِ ذکر ہیں۔) کی تصدیقات سے مزین کرا کر علماءِ حرمین شریفین کی خدمت میں بھیج دیا، تو علماء حرمین شریفین نیز مصر و شام اور حلب و دمشق کے علماءِ کرام نے بھی ان جوابات کی تصحیح اور تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقائد صحیح ہیں۔

اسی مجموعہ سوالات و جوابات اور ان کی تصدیقات کا نام "المہند علی المفند معروف" بہ التصدیقات لدفع التلبیسات" ہے۔ یہ مجموعہ ۱۳۲۵ھ میں مرتب کیا گیا تھا۔ اس مجموعہ کے مندرجہ عقائد کی چونکہ صرف یہی حیثیت نہیں ہے کہ وہ کسی فرد یا ایک شخص کی انفرادی رائے یا ذاتی عقیدہ ہے اور نہ ان عقائد کی خدانخواستہ یہ حیثیت ہے کہ ان کو غیر واقعی اور غیر تحقیقی سمجھتے ہوئے اہلِ بدعت کے جواب میں محض رفع الزام اور دفع الوقتی کے طور پر لکھ دیا گیا ہو۔ (جیسا کہ سنا گیا ہے کہ بعض لوگ ایسا کہہ دیتے ہیں کیونکہ اس صورت میں اکابر

کی دیانت مجروح ہو جاتی ہے اور ان پر سخت الزام آتا ہے کہ انہوں نے غلط اور خلافِ حق سمجھتے ہوئے ان عقائد کا اظہار کر دیا۔ یہی تو اہل بدعت کا ان پر الزام ہے۔ اس لئے یہ کہنا اکابر کی کھلم کھلا توہین کرنا اور ان کو برملا کتمانِ حق کا مجرم ٹھہرانا ہے۔ اس سے بڑھ کر اکابر کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے بلکہ ان عقائد کو علماء مدینہ منورہ کے سوالات کی روشنی میں اُس وقت کے اکابر دیوبند کے تحقیقی مسلک کے طور پر اور وہ بھی بحیثیت "جماعتی مسلک دیوبند" کے پیش کیا تھا۔ اس لئے یہ مجموعہ علماء دیوبند کے عقائد کے معلوم کرنے کے لئے ایک تحریری دستاویزات متفقہ مسلکی وثیقہ ہے اور "مسلک دیوبند" کے دیکھنے اور جانچنے کے لئے بمنزلہ آئینہ اور کسوٹی کے ہے اور ساتھ ہی یہ ہر اس شخص کا جواب بھی ہے جو "علماء دیوبند" کی طرف کسی بھی عقیدہ کو غلط طور پر منسوب کرے۔

"المہند" کے ملاحظہ سے واضح ہے کہ "علماءِ دیوبند" کے عقائد و اعمال قرآن و حدیث کے بالکل موافق ہیں اور ان کا سلوک و تصوف عین سنت کے مطابق ہے اور یہ حضرات نہایت درجہ کے پکے حنفی اور اہلِ السنت والجماعت ہیں۔ ان کا کوئی عقیدہ قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے۔

مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں بعض وہ حضرات جن کو تلمذ اور شاگردی کا انتساب بھی علماء دیوبند کے ساتھ حاصل ہے اور اسی لئے وہ اپنے کو دیوبند کی طرف منسوب کرتے اور دیوبندی کہلاتے ہیں، لیکن اس کے باوجود عقائد دیوبند کی اس ملکی دستاویز اور وثیقہ کے مندرجات سے ان کو نہ صرف اختلاف ہی ہے، بلکہ وہ "علماءِ دیوبند" کے ان "اجماعی عقائد" کے خلاف علی الاعلان تحریر و تقریر میں مصروف ہیں اور طرفہ تماشہ یہ کہ پھر بھی وہ اپنے آپ کو دیوبندی کہلانے کی اصرار کرتے ہیں۔

اس لیئے اس رسالہ "عقائد علماءِ دیوبند" میں اکثر و بیشتر عقائد "المہند" سے بھی لیئے گئے ہیں اور اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔ مگر اختصار کے سبب اس میں سے سوالات کو بالکل حذف کر دیا گیا ہے۔ اور جوابات میں بھی انتخاب سے کام لیا گیا ہے اور ان کو "عقیدہ" کے عنوان سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اور جو عقیدہ کسی کتاب سے لیا گیا ہے، اس کے ساتھ اس کا حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔

"عقائد علماءِ دیوبند" کے ملاحظہ سے جہاں یہ معلوم ہو گا کہ علماءِ دیوبند کے عقائد بالکل وہی ہیں جو تمام اہل السنت والجماعت کے مسلمہ ہیں اور اہل سنت کے خلاف علماءِ دیوبند کے اپنے مخصوص عقائد کچھ نہیں ہیں، بلکہ اہل السنت والجماعت کے عقائد کا ہی دوسرا نام "عقائد علماءِ دیوبند" ہے۔

اسی طرح یہ بھی واضح ہو گا کہ اصلی دیوبندیت کیا ہے اور اس زمانہ میں بعض مقررین جن عقائد کو علماءِ دیوبند کیطرف منسوب کر رہے ہیں اور دیوبندیت کی جو تصویر اور اس کا جو نقشہ وہ عوام کے سامنے پیش کر رہے ہیں، جس سے روز بروز توحش اور تنفر بڑھتا جا رہا ہے اور کشیدگی زیادہ ہوتی جا رہی ہے اسکو اصل دیوبندیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اور یہ تصویر اور نقشہ حقیقتِ حال کے بالکل برعکس اور واقعہ کے قطعاً برخلاف ہے۔

اللہ تعالٰے ہم سب کو عقائد حقہ اختیار کرنے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائیں آمین۔

وھو الموفق والمعین!

اب آگے "عقائد علماء دیوبند" لکھے جاتے ہیں۔ ان کو ملاحظہ فرمایا جائے فقط۔!

محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند

وارد حال، لاہور۔

۱۵ رجب ۱۳۸۸ھ، ۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عقائد علماءِ دیوبند

عقیدہ : ۱

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارتِ قبر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے، بلکہ واجب کے قریب ہے۔ گو شدرحال اور بذلِ جان و مال (یعنی کچ دے کنے اور جان و مال کے خرچ کرنے) سے نصیب ہو! (المہند صفحہ ۱۰)

عقیدہ : ۲

اور سفر مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابنِ ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی نیت کرے۔ پھر وہاں حاضر ہوگا، تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے۔ اور اس کی موافقت خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ

جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت

اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں ۔"
(المہند صفحہ ۱۱)

عقیدہ : ۳

وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے ۔ (یعنی چھوئے ہوئے ہے) علی الاطلاق افضل ہے ۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے ۔ (المہند ص۱۱ زبدۃ المناسک حضرت گنگوہیؒ)

عقیدہ : ۴

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء علیہم السلام اور صلحاء اولیاء شہداء صدیقین کا توسل جائز ہے ۔ اُن کی حیات میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی ۔ اس طریقہ پر کہ ، کہے : یا اللہ ! میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دُعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں ، یا اسی جیسے اور کلمات کہے ۔
(المہند ص۱۳ ، اور فتاویٰ رشیدیہ ص۱۱۲)

عقیدہ : ۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں ۔ !
(فتاویٰ رشیدیہ ص۱۱۲ ، فتح القدیر ج ۱ ص۳۳ اور طحطاوی علی المراقی ص۴۰)
نیز حضرت گنگوہیؒ تحریر فرماتے ہیں ۔
• پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور کہے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ۔

اے اللہ کے رسولؐ! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کو اللہ تعالےٰ کے یہاں بطور وسیلہ پیش کرتا ہوں کہ میں بحالت اسلام آپ کی ملت اور سنت پر مروں!۔

عقیدہ ٦:

اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ وسلام پڑھے تو اس کو آپ خود بنفس نفیس سنتے ہیں۔ اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ وسلام کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں۔ (الطحاوی علی المراقی ص ۴۴۸)

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ فرماتے ہیں:۔

"انبیاء علیہم السلام کو اسی وجہ سے مستثنیٰ کیا ہے کہ اُن کے سماع (سننے) میں کسی کو اختلاف نہیں" (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ فرمایا کرتے تھے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں۔ لہٰذا پست آواز سے سلام کرنا چاہیئے۔ مسجد نبویؐ کی حد میں کتنی ہی پست آواز سے سلام عرض کیا جائے، اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں"

(تذکرۃ الخلیل ص ۲۰٦)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ لکھتے ہیں۔

"سلام سننا نزدیک سے خود اور دُور سے بذریعہ ملائکہ (اور) سلام کا جواب دینا یہ تو دائماً ہمیشہ ثابت ہیں۔" (نشر الطیب ص ۲۹٦)

حضرت گنگوہیؒ کی عبارت بالا سے یہ بات بھی واضح ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے سماع عند القبر میں کسی کو اختلاف نہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا وَّإِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتَّى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَأَرُدَّنَّ عَلَيْهِ۔ (الجامع الصغير) وقال صحيح!

البتہ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے۔ منصف اور امام عادل ہوں گے اور البتہ وہ فج (جگہ کا نام ہے) کے راستہ پر حج یا عمرہ کے لیے چلیں گے اور بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں گے۔ اور یہاں تک کہ وہ مجھے سلام کہیں گے اور میں اُن کے سلام کا ضرور جواب دونگا

فائدہ

یہ روایت مسند احمد ج ۲۔ ص ۲۹۰ اور مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵ میں بھی ہے اور حاکمؒ اور علامہ ذہبیؒ دونوں نے اس کو صحیح کہا ہے۔ جب اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سلام سنیں گے اور اس کا جواب مرحمت فرمائیں گے۔ کیونکہ سماع سلام کے بغیر جواب دینے کی کوئی صورت نہیں ہے تو اب عند القبر صلوٰۃ وسلام کا سُننا اور اس کا جواب دینا کیوں ناممکن ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سماع سلام کو خصوصیت اور اعجاز پر اس لیے محمول نہیں کیا جاسکتا۔ کہ حدیث میں ہر اس شخص کے صلوٰۃ وسلام کو خود بنفسِ نفیس سُننے کی خبر آپ نے دی ہے جو آپ پر آپ کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہو۔

اور اس حدیث کی سند کے بارہ میں شیخ ابن حجرؒ فتح الباری ج ۶ ص ۳۷۹

میں اور حافظ سخاوی القول البدیع ص۱۶۱ میں اور علامہ علی قاری مرقات ج ۲ ص۱۰۲
میں اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فتح الملہم ج ۱ ص۳۲۹ میں فرماتے ہیں کہ:۔
"یہ سند جید ہے اور محدثین کرام کے نزدیک ایسی سند کے حجت ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے۔ خاص کر جب کہ امتِ مسلمہ کا اجماع اور تعامل بھی اس کی تائید کر رہا ہے!"۔

عقیدہ : ۷

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے۔ بلا مکلف ہونے کے یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے، تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔ چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیاء بحیٰوۃ الانبیاء" میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

"علامہ تقی الدین سبکیؒ نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے۔ جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے:"

پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے، اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے۔ نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل۔ جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام "آبِ حیات" ہے۔ (المہند ص۱۴)

"عبارت بالا میں" نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے" کے بعد یہ لکھنا کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے"۔

صاف طور پر اس کی دلیل ہے کہ دنیوی حیات سے اکابر دیوبند سے مراد یہ ہے یہ حیات اس دنیوی جسم مبارک میں ہے اور اس دنیوی حیات کے اثبات کا مطلب یہ ہے کہ قبر مبارک میں اسی دنیا والے جسدِ اطہر کے ساتھ آپ کی روح اقدس کا ایسا تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے اس بدنِ اطہر میں حیات اور زندگی حاصل ہے اور یہ صرف روحِ مبارک کی زندگی نہیں ہے، لیکن اس سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ عالمِ برزخ میں اس حیاتِ جسدی کے لیئے دنیوی حیات کے جملہ لوازمات ثابت ہیں اور یہ کہ آپ کو کھانے پینے وغیرہ کی جس طرح دنیا میں حاجت ہوتی ہے اس طرح قبر اطہر میں بھی ہوتی ہے، لیکن چونکہ دنیوی حیات کی طرح انبیاء علیہم السلام کو اس قبر شریف والی حیات میں بھی اِدراک اور علم اور شعور حاصل ہوتا ہے۔ اس لیئے ان اہم امور کے حاصل ہونے کی وجہ سے اس حیات کو بھی دنیوی حیات کہہ دیا جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ — حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بیہقیؒ، علامہ سبکیؒ کے علاوہ امام ابو یعلیٰؒ نے بھی روایت فرمایا ہے۔ ابو یعلیٰؒ کی اس حدیث کی سند کے بارہ میں علامہ ہیثمی فرماتے ہیں۔

ابو یعلیٰ کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد ج ۸ صہ ۲۱۱)

علامہ عزیزیؒ لکھتے ہیں:۔
وھو حدیث صحیح یہ حدیث صحیح ہے!
(السراج المنیر ج ۲ ص۱۳۴)

علامہ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے۔
وصححہ البیہقی امام بیہقیؒ نے اس کو صحیح کہا ہے۔
(فتح الباری ج ۶ ص۳۵۲)

حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ صح خبر الانبیاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ .... حدیث صحیح ہے۔ (مرقات ج ۲ ص۲۱۲)

علامہ انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔
ووافقہ الحافظ فی المجلد السادس (فیض الباری ج ۲ ص۶۴)
"امام بیہقی کی تصحیح پر حافظ ابن حجرؒ نے اتفاق کیا ہے"۔ اور اس حدیث کی مراد بیان فرماتے ہوئے، حضرت علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں۔
ولعل المراد بحدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون انھم ابقوا علی ھذہ الحالۃ ولم تسلب عنھم (تحیۃ الاسلام ص۳۶)
اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ ..... کی حدیث سے شاید یہ مراد ہو کہ وہ اسی (دنیوی) حالت پر باقی رکھے گئے ہوں اور یہ حالت ان سے مسلوب نہیں کی گئی" نیز فرماتے ہیں، یرید بقولہ الانبیاء مجموع الاشخاص لا الارواح فقط (تحیۃ الاسلام ص۳۶) الانبیاءُ احیاءٌ سے حضرات انبیاء علیہم السلام کے مجموع اشخاص مراد ہیں نہ فقط ارواح یعنی انبیاءؑ علیہم السلام اپنے اجسام مبارکہ کے ساتھ زندہ ہیں۔
شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس حدیث کی تصحیح پر حافظ ابن حجرؒ

کی تائید کرتے ہیں۔ (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۲۹) نیز فرماتے ہیں۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حی کما تقرر وانہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی قبرہ باذان واقامۃ (فتح الملہم ج ۳ ص ۱۹)	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ جیساکہ اپنی جگہ یہ ثابت ہے اور آپ اپنی قبر میں اذان و اقامت سے نماز پڑھتے ہیں۔

حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

ان کثیرا من الاعمال قد ثبتت فی القبور کالاذان والاقامۃ عند الدارمی وقراءۃ القرآن عند الترمذی فیض الباری ج ۱ ص ۱۸۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ جیساکہ اپنی جگہ یہ ثابت ہے اور آپ اپنی قبر میں اذان و اقامت سے نماز پڑھتے ہیں۔

قبروں میں بہت سے اعمال کا ثبوت ملتا ہے جیسے اذان و اقامت کا ثبوت دارمی کی روایت میں اور قرآت قرآن کا ترمذی کی روایت میں۔

عقیدہ زیرِ بحث میں مسلک دیوبند تو المہند کی عبارت سے ہی پوری طرح عیاں ہے اور سطور بالا میں اس مسلک کی دلیل کی طرف کسی قدر اجمالی طور پر اشارہ ہو گیا ہے۔ اب تائید کے لیے بعض اکابر دیوبند کی مزید تصریحات بھی اس عقیدہ پر پیش کی جاتی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ فرماتے ہیں۔

"ارواحِ انبیاء کو بدن کے ساتھ علاقہ بدستور رہتا ہے، پر اطراف و جوانب سے سمٹ آتی ہے۔" (جمال قاسمی ص ۱۳)

اور فرماتے ہیں۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل گوشہ نشینوں اور چلہ کشوں کے عزلت گزیں۔ جیسے ان کا مال قابلِ اجرائے حکم میراث نہیں ہوتا، ایسے ہی آپ کا مال بھی محل توریث نہیں۔"
(آبِ حیات ص ۲)

نیز فرماتے ہیں:۔

"انبیاء کو ابدانِ دنیا کے حساب سے زندہ سمجھیں گے، پر حسبِ ہدایت كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اور اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۔ تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام خاص کر حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت موت کا اعتقاد بھی ضروری ہے۔"
(لطائفِ قاسمیہ ص ۴)

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں

ولان الانبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین لما کانوا احیاء فلا معنی لتوریث الاحیاء منہم۔	چونکہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب زندہ ہیں۔ اس لیے ان کی آگے وراثت چلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (الکوکب الدری جلد ۱، ص ۳۴۴)

اور فرماتے ہیں۔

"آپ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ نبی اللہ حی یرزق !اس مضمونِ حیات کو بھی مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ نے اپنے

رسالہ "آب حیات" میں بالا مزید علیہ ثابت کیا ہے۔

(ہدایۃ الشیعہ ص ۱۸)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں۔

"حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے لیئے بہت کچھ شرف حاصل ہے کیونکہ جسدِ اطہر اس کے اندر موجود ہے۔ بلکہ حضور خود بعینہٖ جسد مع تلبس الروح اس کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ قبر میں زندہ ہیں۔ قریب قریب تمام اہل حق اس پر متفق ہیں۔ صحابہ کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ حدیث میں بھی نص ہے۔ ان نبی اللہ حی فی قبرہ یرزق کہ آپ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور اور آپ کو رزق بھی پہنچتا ہے۔" (الجبور ص ۱۴۹)

اور دوسرے مقام پر فرماتے ہیں،

"حضورؐ کے لیئے بعد وفات کے بھی حیات برزخی ثابت ہے اور وہ حیات شہداء کی حیات برزخی سے بھی بڑھ کر ہے اور اتنی قوی ہے کہ حیاتِ ناسوتی کے قریب قریب ہے۔ چنانچہ بہت سے احکام ناسوت کے اس پر متفرع بھی ہیں۔ دیکھئے زندہ مرد کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے بھی نکاح جائز نہیں اور زندہ کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ حضورؐ کی بھی میراث تقسیم نہیں ہوتی اور حدیثوں میں صلوٰۃ وسلام کا سماع وارد ہوا ہے۔" (الطہور ص ۴۹)

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ (وہابی) وفاتِ ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات

ہیں۔ وہ اس مسئلہ میں دیوبند کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں:
(الصدیق مذکور)

مفتی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا سید مہدی حسن صاحب دامت فیوضہم، تحریر فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود اور حیات ہیں۔ آپ کے مزار مبارک کے پاس کھڑا ہو کر جو سلام کرتا اور درود پڑھتا ہے، آپ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں"
(الصدیق مذکور)

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"تمام اہل السنت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز و عبادات میں مشغول ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، کی یہ برزخی حیات اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی، لیکن بلاشبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے۔ اس لئے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عامہ مومنین بلکہ ارواح کفار کو بھی حاصل ہے۔" (حیات نبوی ص ۲)

عقیدہ ۸:

اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ قبر شریف کی زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے۔ اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔ جیسا کہ امام مالکؒ سے مروی ہے۔ جبکہ وقت کے خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اسکی

جسمانی اور بقاء علاقہ بین الروح والجسم کے منکر ہیں اور یہ حضرات (علمائے دیوبند) صرف اس کے قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں "

(نقش حیات ج ا ص ۱۰۳)

مفتی پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم (کراچی) (سابق مفتی دارالعلوم دیوبند) تحریر فرماتے ہیں۔

"جمہور امت کا عقیدہ اس مسئلے میں یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام برزخ میں جسدِ عنصری کے ساتھ زندہ ہیں۔ ان کی حیاتِ برزخی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے جو حیاتِ دنیوی کے بالکل مماثل ہے۔ بجز اس کے کہ وہ احکام کے مکلف نہیں "

آگے لکھتے ہیں۔

"خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیاتِ دنیوی کے ہے۔ جمہورِ امت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا اور سب بزرگان دیوبند کا ہے "

(ماہنامہ الصدیق، ملتان، جمادی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ)

مخدوم العلماء حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدفیوضہم تحریر فرماتے ہیں۔

"احقر اور احقر کے مشائخ کا مسلک وہی ہے جو المہند میں بالتفصیل مرقوم ہے، یعنی برزخ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام بجسد عنصری زندہ ہیں۔ جو حضرات اس کے خلاف

تصریح مولانا گنگوہیؒ اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں۔ (المہند ص ۱۵)

عقیدہ ۹:

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح جملہ انبیاء علیہم السلام) اپنی قبروں میں زندہؐ ہیں۔ نمازؐ پڑھتے ہیں۔ حسؐ و علمؐ سے موصوف ہیں اور آپ پر اُمتؐ کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آپ کو صلوٰۃ و سلام پہنچائے جاتے ہیں۔

(طبقات الشافیہ ج ۴ ص ۲۸۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امت اجابت کے اعمال کا فرشتوں کے ذریعہ اجمالی طور پر پیش کیا جانا مسند بزار کی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

علامہ عثمانیؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔" اس کی سند عمدہ ہے۔

(فتح الملہم ج ۱ ص ۴۱۳)

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ براہین قاطعہ (جس کی تصدیق حرفاً حرفاً بغور ملاحظہ فرما کر حضرت گنگوہیؒ نے فرمائی ہے۔) میں فرماتے ہیں۔" اور صلوٰۃ وسلام ملائکہ پہنچاتے ہیں اور اعمالِ اُمت آپؐ پر پیش ہوتے ہیں۔"

(براہین ص ۲۰۰)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں۔

مجموعہ روایات سے علاوہ فضیلتِ حیات اور اکرامِ ملائکہ کے برزخ میں آپ کے یہ مشاغل ثابت ہوتے ہیں۔ اعمالِ امت کا ملاحظہ فرمانا، نماز پڑھنا۔ الخ (نشر الطیب ص ۲۹۰)

ان عبارات سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ صلوٰۃ وسلام کے علاوہ بھی برزخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمالِ امت پیش ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و

سلام کے پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ کو اطلاع دیتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے اعمالِ امت کی بھی اطلاع دیتے ہیں۔ آج کل صلوٰۃ وسلام کے پہنچنے کی جو یہ مراد بتلائی جارہی ہے، کہ صلوٰۃ وسلام کا ثواب آپ کو پہنچ جاتا ہے، یہ اجماعِ اُمت کے خلاف ہے۔

عقیدہ ۱۰۱

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام) وفات کے بعد بھی اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح حقیقتاً نبی اور رسول ہیں۔ جس طرح وفات سے قبل ظاہری حیاتِ مبارکہ میں تھے۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے۔

"اہلِ سنت کے امام ابوالحسن اشعریؒ (المتوفی ۳۳۰ھ) کی طرف ان کے دشمنوں نے جو یہ بات منسوب کی ہے کہ وہ وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کے قائل نہیں ہیں، یہ ان پر خالص بہتان اور محض افتراء ہے۔ امام ابوالقاسم قشیریؒ (المتوفی ۴۶۵ھ) نے اس افتراء کی سختی سے تردید کی ہے۔"
(شامی ج ۳ ص ۳۲۷)

فائدہ

نبوت و رسالت کے لئے حس وعلم سے موصوف ہونا لازم ہے۔ اسلئے یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ابدان مبارکہ میں وفات کے بعد بھی بہ تعلق روح ادراک وشعور ہوتا ہے۔ ورنہ جس بدن میں ادراک وشعور نہ ہو، اُس پر حقیقی اعتبار سے رسول اللہ کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ تو اس

میں بعد وفات وصفِ نبوت سے انعزال لازم آتا ہے۔ اس لیے کہ بغیر تعلق روح کے ابدان مدفونہ میں جو شعور مثل جمادات کے (نعوذ باللہ) قبور کے اندر ایجاد کیا جا رہا ہے۔ اس میں چونکہ احساس و علم نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے وہ ابدان وصفِ نبوت و رسالت سے متصف نہیں ہو سکتے۔ (والعیاذ باللہ)

عقیدہ : ۱۱

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رُسل علیہم السلام کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے، جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ اور یہی دین اور ایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔ (المہند صـ۲۰)

عقیدہ : ۱۲

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔

" ولیکن محمدؐ اللہ کے رسول اور خاتم النبیینؐ ہیں "

اور یہی ثابت ہے، بکثرت حدیثوں سے جو معنیٰ حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا! ہم ہیں سے کوئی اس کے خلاف کہے۔

کیونکہ جو اس کا منکر ہے - وہ ہمارے نزدیک کافر ہے - اس لئے کہ وہ منکر ہے نص صریح قطعی کا -

(المہند ص ۲۱)

عقیدہ ۱۳:

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ - - - - - - - !

"جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونیکا فتویٰ دیا - قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع ہو چکا - بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے"۔

(المہند ص ۴۴)

عقیدہ ۱۴:

جو شخص اس کا قائل ہو کر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے - جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گزشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے۔

(المہند ص ۲۳)

عقیدہ ۱۵:

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مختفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے واقعات میں سے ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریفہ سے غائب رہے تو آپ کے علم (تشریع) اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو۔ جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر واقعہ عجیبہ مخفی رہا کہ جس سے ہدہد کو آگاہی رہی۔ اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم (زیادہ عالم) ہونے میں نقصان نہیں آیا۔ چنانچہ ہدہد کہتا ہے کہ:۔

"میں نے ایسی چیز دیکھی ہے۔ جس کی آپ کو اطلاع نہیں، اور شہر سبا سے میں ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں" (المہند ص ۲۵)

عقیدہ ۱۶:

ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا علم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہے۔ وہ کافر ہے، چنانچہ اس کی تصریح کہ ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں۔ (المہند ص ۲۷)

عقیدہ ۱۷:

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب

اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے، خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو، لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے۔ جس کے لفظ بھی حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔

(المہند)

عقیدہ ۱۸:

وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے۔ ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ ذکر ولادت شریف ہو یا آپ کے بول و براز نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو، جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے۔ (المہند ص۳۱)

عقیدہ ۱۹:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام) کی نیند میں صرف آنکھیں مبارک سوتی تھیں، دل مبارک نہیں سوتا تھا۔ اسی لئے آپ کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ (نشر الطیب ص ۲۲، اور ص ۱۹۲)

بخاری شریف میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انا عینی تنامان ولا ینام قلبی (بخاری ج ۱، ص ۱۵۲) "میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا" نیز بخاری شریف میں ہے۔ وکذلک الانبیاء

تنام اعینهم ولا ینام قلوبهم (بخاری ج ۱ ص ۵۰۴) "اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں۔ ان کے دل نہیں سوتے"۔

اور ایک سفر میں جو نیند کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر فوت ہو گئی تھی تو اس سے شبہ نہ کیا جائے کہ اگر نیند میں دل نہیں سوتا تھا تو آپ کو فجر کے طلوع کا علم کیوں نہیں ہوا۔ اس لیے کہ طلوع وغیرہ کا ادراک آنکھ سے متعلق ہے، دل سے اس کا تعلق نہیں اور چونکہ آنکھ پر نیند کا اثر ہوتا تھا۔ اس لیے طلوع فجر کا ادراک نہ ہو سکا۔ اس کے لیے نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۲۵۴، اور فتح الملہم ص ۲۰۱، اور امداد الفتوٰی ص پر ملاحظہ ہو۔

عقیدہ: ۲۰

انبیاء علیہم السلام کا رؤیا (خواب) بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے!

رؤیا الانبیاء وحی — نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔

(بخاری۔ ج ۱ ص ۲۵)

عقیدہ: ۲۱

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے، جیسا کہ آگے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۲۲۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "نماز میں صفوں کو سیدھا کیا کرو۔ کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں"

(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۰۰)

عقیدہ ۲۲:

اس زمانے میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے۔ کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہویٰ کے اتباع کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے، اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشتہر و شائع ہو چکی ہیں۔ (المہند ص ۱۷)

عقیدہ ۲۳:

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ کی بیعت ہو، جو شریعت میں راسخ العقیدہ ہو۔ دنیا سے بے رغبت ہو، آخرت کا طالب ہو۔ نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو۔ خوگر ہو، نجات دہندہ اعمال کا، اور علیحدہ ہو تباہ کن افعال سے۔ خود بھی کامل ہو، دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو۔ ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں متصور رکھے، اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے، جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے۔ اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے، اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے۔ جس کے ساتھ اُسے محبت

نے فرمایا ہے کہ ا۔

• آدمی اس کے ساتھ ہے۔ جس کے ساتھ اُسے محبت ہو۔ سو ایسے
لوگ ہیں۔ جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا؟
اور بحمداللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور
ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں والحمدللہ علی ذالک
(المہند ص ۱۷)

عقیدہ ۲۴:

مشائخ (اور بزرگوں) کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور
قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچانا سو بے شک صحیح ہے۔ مگر اس طریقے سے جو اس
کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اُس طرز سے جو عوام میں رائج ہے (المہند ص ۱۸)

عقیدہ ۲۵:

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے
صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلا شبہ واقع کے مطابق ہے۔ اس کے کسی
کلام میں کذب (جھوٹ) کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس
کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کلام میں تکذیب کا وہم کرے۔ وہ کافر ملحد زندیق
ہے کہ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ (المہند ص)

عقیدہ ۲۶ ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب دُرِ مختار نے فرمایا ہے اور خوارج
ایک جماعت ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی
کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ
لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔ آگے فرماتے

ہیں، ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے۔ "جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں، نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں، نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان ومال و آبرو کا حلال سمجھنا، سو یا ناحق ہو یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے۔ اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہلِ اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہلِ قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کرینگے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ اجمعین۔ سید عبدالشکور ترمذی ابن مولانا مفتی سید عبدالکریم گمتھلوی سابق مفتی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون مہتمم مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا ۱۱ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

جناب لئیق احمد صاحب اور ان کے والدین کو اور ان کے آل و عیال کو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے

تصدیق اکابر علماء

تحریر شریف عمدۃ الفقہاء و اسوۃ الاصفیاء حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمٰن صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
جملہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و
سلام تمام و کامل اس ذات پر جن کے بعد
کوئی نبی نہیں و کہتا ہے رحیم و منان کی
رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمٰن عفا اللہ عنہ
مفتی مدرسہ مدرسہ عالیہ واقع دیوبند
جو کچھ تحریر فرمایا، علامہ پیشوا، و ذہین
مزاج محدث فقیہ متکلم، عاقل، مرجع
امام معتمد ایسے خلق جامع شریعت و طریقت
ولی اور اللہ رحم فرمادے اس شخص پر
جو سرداران بزرگ کی جانب اچھا گمان
رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے
اور اول و آخر حمد کا مستحق ہے اور
حق ظاہر کی مدد کے لیے اور اکھاڑنے کیلئے
شرک و بدعت کی بنیاد، مؤید من اللہ
الاحد الصمد مولانا الحاج حافظ خلیل احمد
مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع
سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے
محفوظ رکھے)، مسائل کی تحقیق میں وہ
سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا
اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے پس
اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے
وہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز
ہے۔

اس کو لکھا بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ
دیوبندی نے۔

مہر

کلمات بابرکات طبیب الملت حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرف علی صاحب ادام اللہ فیوضہم

نقربه و نعتقده و اکل امر
المفترین الی الله و انا اشرف علی
التهانوی الحنفی الچشتی ختم الله
تعالیٰ له بالخیر.

میں اس کا مقرار و معتقد ہوں اور افترا کرنے
والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں
میں ہوں اشرف علی تھانوی حنفی چشتی، اللہ خاتمہ
بخیر فرمائے۔

تحریر لطیف ربیع ریاض الاسلام معتمد الانام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب متعنا اللہ بفیوضہم

رأيت الأجوبة كلها فوجدتها حقة صريحة لا يحوم حول سرادقاتها شك ولا ريب۔ وهو معتقدي ومعتقد مشائخي رحمهم الله تعالى وأنا العبد الضعيف الراجي رحمة مولاه المدعو بكفاية الله الشاهجهانفوري الحنفي المدرس في المدرسة الأمينية الدهلوية۔

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو الحق صریح پایا کہ اس کے اردگرد بھی شک و ریب نہیں گھوم سکتا۔ اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

میں ہوں بندۂ ضعیف امیدوار رحمت خداوندی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری حنفی
مدرس مدرسہ امینیہ
دہلی

تحریر منیف ذوی الفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی کثر اللہ امثالہ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پاسکتے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا اور صلوٰۃ و سلام بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور ان کی آل پر قیامت تک۔ میں اس مقدس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جس کو پیشوا سردار معظم کامل یکتا ہمارے سردار اور مولیٰ حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سدا اسلام میں شرک کی بنیاد کا کاٹنے والا اور دینی بدعتوں کی بنیاد کو گرانے والا اور اکھاڑنے والا رکھے۔ یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلاریب حق ہیں یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ ہم بزبان اس کے مقر اور بدل اس کے معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لیے ہے خوبی مجیب عاقل در شئے مزاج اور عاقل فہیم کی۔ پھر اللہ کیلئے ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہونچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات و بقا کے طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جزائے

ہیں۔ بہرحال مضمون جن مسائل کا مجموعہ ہیں۔ وہ سب صحیح اور صواب ہیں اور موافق مسلک اکابر دیوبند ہیں۔

اللہ تعالیٰ مصنف کو جزاءِ خیر دیں کہ اس نے محنت کر کے حق کو مرتب کیا اور اہل السنت والجماعت اور ان کے خلاف گروہ میں حد فاصل قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت بخشیں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور
صدر شعبہ تفسیر ۱۰ر رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

•

۱۶ ـــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

اما بعد! حضرت مولانا مفتی عبد الشکور صاحب ترمذی مدظلہم کا رسالہ "عقائد اہل السنۃ والجماعۃ" دیکھا۔ مولانا نے جو عقائد تحریر فرمائے ہیں۔ وہی میرا عقیدہ ہے اور ہم سب کے اکابر واسلاف کا بھی چلا آرہا ہے۔

علماء دیوب ... ت والجماعت" کا ایک عظیم حصہ ہے۔ ان کی طرف جن عقائد کی غلطی کی نسبت کی گئی تھی۔ مفتی صاحب موصوف نے "المہند" وغیرہ کی عبارات سے اس کا بہت بہتر انداز میں دفعیہ فرما دیا ہے۔ اکابر کی عبارات کے ساتھ دلائل جمع کر کے انہوں نے اُسے مزید مفید وقت بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جزائے خیر دے۔

سید حامد میاں، جامعہ مدنیہ لاہور
۲۷ رجب ۱۴۰۲ھ
۲۰ مئی ۱۹۸۲ء

۱۷ــــــ [حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی دارالارشاد، کراچی۔]

اس کتاب میں مندرجہ عقائد صحیح ہیں۔ اہل السنت والجماعۃ اور علماءِ دیوبند کے یہی عقائد ہیں۔

بندہ رشید احمد

دارالافتاء والارشاد، ناظم آباد، کراچی

۴، جمادی الاعلیٰ ۱۴۰۵ھ

۱۸ــــــ [مولانا محمد فرید صاحب، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک]

اس رسالہ "عقائد علماءِ دیوبند" میں جتنے عقائد مسطور ہیں۔ وہ تمام کے تمام حق ہیں۔ قرآن و حدیث و فقہ حنفی سے موافق ہیں۔ اہلِ زیغ کی طرف سے علماء راسخین پر بدظن شدگان کے لیئے اکسیر اور تریاق ہیں۔

محمد فرید عفی عنہ

خادم الافتاء والحدیث بدارالعلوم الحقانیہ

الحقانیہ، اکوڑہ خٹک

۱۹ــــــ [مولانا مفتی احمد سعید صاحب، سراج العلوم، سرگودہا]

الحمد للّٰہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ! اما بعد

برادرِ محترم حضرت مولانا سید عبدالشکور صاحب ترمذی نے ایک اہم اور نہایت ضروری کام کو پورا فرمایا۔ عقائد علماءِ دیوبند، جو درحقیقت عقائد اہلِ السنت والجماعت ہیں طبع کرلئے اور فسادی عنصر کے منہ پر طمانچہ لگایا۔

ھذا ھو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال

الاحقر مفتی احمد سعید عفی عنہ، جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودہا

۲۶/۱/۸۵

۲۰ —— (حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب دار العلوم الاسلامیہ
ٹنڈو الٰہ یار، سندھ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی!

صدیق محترم و مکرم جناب مولانا المفتی الحافظ القاری سید عبد الشکور ترمذی دام مجدہم کے رسالہ عقائد علماء دیو بند کو بغور دیکھا۔ تمام مسائل صحیح و حق ہیں۔ مصنف موصوف نے وقت کے اہم تقاضے کو پورا اور حال میں پیدا ہونے والی تلبیس کا ازالہ فرما کر اُمت پر احسان فرمایا اور واقعی خیر و تقی دیو بندی میں امتیاز پیدا فرمایا۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء عنا وعن سائر المسلمین

محمد وجیہ غفرلہ، دار العلوم الاسلامیہ
ٹنڈو الٰہ یار، ۲۵، جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

---

۲۱ —— [حضرت مولانا علی محمد صاحب دار العلوم، کبیر والہ]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبعد الحمد والصلوٰۃ! رسالہ ہٰذا کا احقر نے مطالعہ کیا۔ بہت مفید پایا۔ اس میں عقائد حقہ صحیح ہیں۔ یہ عقائد بلا ریب ہمارے اور ہمارے مشائخ کے ہیں۔

نفع اللہ بہا ایانا وجمیع المسلمین ووفقنا باشاعتہا وجعلہا اللہ زادًا لمؤلفہا۔

احقر الانام علی محمد عفا اللہ عنہ
خادم الحدیث، بدار العلوم، کبیر والا، ملتان

---

۲۲ ــــــ [حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب دارالعلوم، کبیروالا]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً: بندہ نے حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہم کے رسالہ "خلاصہ عقائد علماء دیوبند" کا مطالعہ کیا یہ رسالہ ہدایت مقالہ بقامت کہتر بقیمت بہتر کا مصداق ہے اور عقائد صحیحہ پر مشتمل ہے اور ان حضرات کے لیے دیدۂ بصیرت ہے، جو قافلہ دیوبند سے علیحدہ ہو کر شذوذ کی راہ اختیار کر رہے ہیں اور اس کے باوجود ان کو اس مقدس گروہ کے ساتھ انسلاک اور انتساب پر اصرار بھی ہے۔

تقبل اللہ هٰذا الرسالة وجزى المؤلف عنا وعن المسلمين جزاء يليق بشانه

بندہ عبدالقادر عفی عنہ،

خادم حدیث وفقہ جامعہ دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا ملتان

۱۹ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

---

۲۳ ــــــ [حضرت مولانا محمد شریف صاحب کشمیری مدظلہ، جامعہ خیرالمدارس

۲۴ ـــ و ـــ حضرت مولانا فیض احمد صاحب، جامعہ قاسم العلوم، ملتان]

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

اما بعد، کتاب خلاصہ عقائد علماء دیوبند، میں مندرجہ عقائد بعینہ علماء اہل السنت والجماعت کے عقائد ہیں۔ اس سے انحراف کرنے والا اہل السنت والجماعت کے گروہ سے خارج ہے۔

محمد شریف غفرلہٗ
۲۰، ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ
بندہ فیض احمد غفرلہٗ، مہتمم
مہتمم جامعہ قاسم العلوم، ملتان
۲۶-۴-۱۴۰۵ھ

---

۲۵ ——— [حضرت مولانا سید صادق حسین صاحب، فاضل دیوبند جھنگ صدر]

عارف باللہ عالم باعمل حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہٗ کے رسالہ مشتمل بر عقائد اہل السنت والجماعۃ کا مطالعہ کیا ہے۔ اس میں وہ تمام عقائد بہتر انداز میں لائے گئے ہیں جو واقعی اہل السنت کے عقائد ہیں۔ احقران تمام مندرجہ عقائد میں اپنے اسلاف کی اتباع کرنا ہی عین نجات سمجھتا ہے۔

سید صادق حسین غفرلہٗ
مہیم مدرسہ علوم الشرعیہ، جھنگ، صدر
۱۹-۵-۱۴۰۵ھ

دُعا کرو کہ اخلاق صاحب کو دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

تصدیق لطیف شیخ الاتقیا و سند الابرار حضرت مولٰنا الحاج الحافظ الشاہ عبدالرحیم صاحب دامت مکارمہم

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور درست ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ۔ اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو۔ اسی پر اللہ ہم کو جلادے اور اسی پر موت دے میں ہوں بندۂ ضعیف عبدالرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

حافظ شہاب الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ خیر برکت فرمائے

۲۸ــــــ [حضرت علامہ مولانا محمد عبدالستار صاحب تونسوی]
صدر تنظیم اہل السنت والجماعۃ ملتان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہ کے رسالہ کو ابتدا سے اختتام تک بغور پڑھا۔ جس میں مرقوم عقائد اہل سنت علماءِ دیوبند کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ رسالہ ہٰذا اس پرفتن دَور میں مسلک حقہ کی اشاعت اور عقائد باطلہ کے رد میں نہایت ہی مؤثر رہے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مولانا موصوف کو اس عظیم دینی خدمت پر جزائے کثیر عطا فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ علمی مذہبی خدمات کی توفیق بخشیں آمین۔

دُعاگو
محمد عبدالستار تونسوی عفی عنہٗ

من مشاهير علماء العرب
احمد بن المامون البلخي ١٣٢٨

خادم العلم الشريف في دمشق الشام
خطيب جامع السروجي
محمد توفيق

خادم العلم والمدرس في باب السلام
موسى كاظم بن محمد

علامہ محمد یوسف بنوری دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ ٹاؤن کراچی

حضرت علماء دیوبند کثر اللہ امثالہم کا مسلک وہی ہے جو اہل سنت الجماعۃ کا مسلک ہے البتہ دشمنان اسلام کے پراپیگنڈہ سے علماء دیوبند کا مسلک مشتبہ ہو گیا تھا محدث وقت حضرت مولانا خلیل احمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے "المہند علی المفند" کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی جس میں عقائد علمائے کرام دیوبند تفصیل سے تحریر فرمائے اور لوگوں کے مکروہ پراپیگنڈہ کا جواب باصواب دیا جواب دیے جانے کے بعد اپنے اور غیروں میں اب بھی اب کے مرض باقی ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب ترمذی دامت برکاتہم نے اس رسالہ کا ترجمہ فرمایا اور آسان زبان میں اس کا خلاصہ بھی کیا راقم نے اس رسالہ کو دیکھا ماشاء اللہ خوب ہے۔ حضرات علماء دیوبند کے عقائد بلاکم وکاست سب آگئے ہیں اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو نافع بنائے حضرت مولانا کو اجر جزیل سے نوازے اور مشتبہ لوگوں پر حق واضح کرے آمین۔

٦ جمادی الآخر ١٣٩٠ھ

مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ خلاصہ عقائد علماء دیوبند مؤلفہ حضرت مولانا سید عبدالشکور صاحب مدظلہ، کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازیں اور مقبولیت عامہ عطا فرماویں اسوقت جبکہ دیوبندیت کو من وراء الجدر دیوبندیت ہی کے نام سے مٹا دینے کی نامحمود کوششیں ہو رہی ہیں نئی نسل کو ایسے مضامین کی شدید ضرورت ہے لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیٰ من حیّ عن بینۃ

دوسری خوشی اس بات کی ہے کہ یہ اقدام اسوقت کیا گیا جبکہ اسلاف دیوبند کے صحیح اخلاف اور ان کے باقیات صالحات جو کہ حقیقتہً دیوبند کی نمائندگی کے اہل تھے بقید حیات تھے اور ان حضرات کی تائید اور تصدیق آپ نے لے لی فللہ الحمد۔

گذارش ہے تو صرف اتنی کہ پڑھی لکھی دنیا کی سہل انگاری اور عام دینی طلباء کی ناداری آپ کو معلوم ہے اگر رسالہ خلاصۃ العقائد کو اسی طرح دیدہ زیب کتابت اور طباعت کے ساتھ علیحدہ شائع کر دیا جائے تو سہل الحصول اور جاذب مطالعہ ہو کر انشاء اللہ تام الفائدہ ہونے کے ساتھ ساتھ عام الفائدہ بھی ہو جائے کیونکہ قلیل الفرصۃ اور قلیل المال اصحاب بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

اگر ایسا ارادہ ہو جائے تو پچاس نسخے واجبی اور رعایتی ہدیہ کے ساتھ نجم المدارس کلاچی کے نام وی پی کرا دیجئے۔ رسالہ اس قابل ہے کہ دین کا ہر طالب اور طالبین حق کا ہر فرد اسے اپنے پاس رکھے اس سے مستفید ہو اور عامۃ المسلمین تک علماء حق کی یہ بات پہنچائے۔

مؤلف مدظلہ، کو افسوس ہے کہ علماء دیوبند کے ان اجماعی عقائد کی کھلی مخالفت کرنے والے اپنے آپ کو دیوبندی کہلانے پر اصرار کرتے ہیں۔

میرے خیال میں یہ اسوقت کی بات ہے جبکہ یہ رسالہ آج سے پندرہ سال قبل لکھا جا رہا تھا یعنی ۱۳۸۵ھ کی اب تو ان کے ذمہ دار رہنما صفائی سے کہدیتے ہیں کہ ہمیں دیوبندی کہلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب تو مولانا کو ان حضرات پر افسوس کرنا چاہیے جو کہ دیوبند کے ان اجماعی عقائد کی کھلی مخالفت کرنے والوں اور خود دیوبندی کہلانے پر اصرار نہ کرنیوالوں کو دیوبندی کہلوانے پر مصر ہیں اور اسے دیوبندیت کی خدمت سمجھتے ہیں حالانکہ ان کے ناجائز تشددات سے مسلک دیوبند کو چند ہی سالوں میں جو نقصان پہنچا ہے کھلے مخالفین نصف صدی سے اس کا عشر عشیر بھی نہیں پہنچا سکے — حق کی سرحدیں جب محفوظ نہ رہیں تو اطمینان کا ہے کا،

حضرت مولانا کی خدمت لیاقت اور طلب دعوات کی درخواست.
واللہ خیر الحافظین ۔

والسلام ناکارہ عبدالکریم عفی عنہ ۲۶ ج ا ۱۴۰۵ھ ۱۷/۲/۸۵

۲۷ — حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلمی
حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدت

فیوضہم نے المہند کا خلاصہ آسان اُردو زبان میں لکھ کر بڑی خدمت سرانجام دی ہے اور ہند و پاک میں اہل السنت والجماعت کے عقیدہ و مسلک کے صحیح ترجمان اور جانشین علماء دیوبند کی کتاب المہند علی المفند۔ جس پر حرمین شریفین اور مصر و شام و عراق وغیرہ بلاد اسلامیہ کے چاروں فقہ مفتیوں کی تصدیقات موجود ہیں اور جس کی حیثیت ایک دستاویز کی ہے۔ اس کی اشاعت عمدہ طباعت کے ساتھ بھی کر دی گئی ہے۔

مفتی صاحب موصوف کا ہم سب پر احسان ہے۔

فقط۔ خادم اہل السنت عبداللطیف غفرلہ (۲۳/ جمادی الاخری ۱۴۰۵ھ)

قیمت چھ روپے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ

امت کا اتفاق

شہاب الثاقب ص ۴۲ تا ص ۴۸

مصنف

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی

ناظم مولوی شیر محمد صاحب گوپلپوری ضلع گوڑگانوہ

معاون حافظ شہاب الدین صاحب

ناشر احقر محمد یٰسین مقام گوپلپوری گوڑگانوہ

شاہی کتب خانہ